بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

النور

اپریل۔مئی ۱۹۸۴ء

لِیُخْرِجَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ

جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کا ترجمان

امیر و مبلغ انچارج : شیخ مبارک احمد

ادارہ تحریر : منیر احمد چوہدری
امین اللہ سالک
مفتی احمد صادق

حضور ایدہ اللہ کی طرف سے

اِن ایّام میں خصوصی دعاؤں کی تحریک

ربوہ ۶ شہادت/اپریل سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے نماز جمعہ سے قبل خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو خدا تعالےٰ کی تائید و نصرت اور دین کے غلبہ کے حصول کے لئے نماز تہجد ادا کرنے اور مندرجہ ذیل دعائیں کثرت کے ساتھ پڑھنے کی تلقین فرمائی ہے :-

۱۔ تسبیح و تحمید اور درود شریف۔
۲۔ یَا حَفِیْظُ یَا عَزِیْزُ یَا رَفِیْقُ۔
۳۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ نَسْتَغِیْثُ۔
۴۔ رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ۔
۵۔ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ۔
۶۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ
۷۔ اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔

The Ahmadiyya Gazette and **Annoor** are published under the supervision of Maulana Sheikh Mubarak Ahmad, Ameer & Missionary Incharge, U.S.A., for the **Ahmadiyya Movement in Islam, Inc.**, 2141 Leroy Place, N.W., Washington, D.C., 20008. Phone: (202) 232-3737

Printed at the Fazl-i-Umar Press, and distributed from Athens, Ohio 45701

Ahmadiyya Movement in Islam, Inc.
57 East State Street
ATHENS, OHIO 45701

فرمودات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ

لاہور اور کراچی میں احمدی خواتین کی مجالس سوال و جواب

(قسط دوم)

مجدّدیت خلافت کی قائم مقام ہے

ایک یہ سوال بھی کیا گیا کہ مجدد ہر صدی پر آتے رہے کیا یہ سلسلہ جاری رہیگا؟

حضور نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا سوال یہ ہے کہ تجدید دین کے متعلق پیشگوئیاں ہیں، ان میں کیا خوشخبری تھی اور کیا انذار کا پہلو تھا اور تاریخ اسلام سے ثابت ہوا کہ دونوں پہلو سچے ثابت ہوتے خلافت کے ہوتے ہوئے جب مجددیت کی خبر دی گئی کہ ایک سو سال بعد مجدّد آئے گا تو یہ بھی پیش گوئی تھی کہ سو سال سے پہلے پہلے خلافت ہاتھ سے نکل جائے گی. ورنہ قرآن کریم نے خلافت کی پیش گوئی کی ہو اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس پیشگوئی کو نظر انداز کر کے کوئی اور پیشگوئی کر دیں، یہ بات درست نہیں ہے تو مجددیت خلافت کے قائم مقام ایک انسٹی ٹیوشن ہے اور واقعہ یہی ہوا کہ اسلام کی پہلی صدی کے ختم ہونے سے بہت پہلے خلافت کا نظام ٹوٹ گیا اور خلافت کا نظام ٹوٹنے کے نتیجہ میں رُوحانی نظام حکومت سے الگ ہوگیا اور مرکزی نظام دو حصوں میں بٹ گیا ایک صلحاء اور اولیاء پیدا ہونے شروع ہوئے جنہوں نے اپنے طور پر اسلام کو زندہ رکھنے کی کوشش کی ایک اسلامی حکومت تھی جس نے سیاسی مرکزیت کو قائم رکھنے کی کوشش کی اور اس دوران میں جب بگاڑ پیدا ہوا ایک سو سال کے بعد تو اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو مجدّد بنایا جو بظاہر خلیفہ بھی تھے لیکن ان کا اصل مقام مجدّدیت کا تھا کیونکہ خلافت راشدہ تو ختم ہو چکی تھی اور انہوں نے اسلام کی عظیم الشان خدمت کی اور بد رسوم کو نکالا اور بہت سی نئی باتیں جاری کیں. پھر ایک عرصہ گذرا اور عالم اسلام زیادہ پھیل گیا. پھر ایک وقت میں ایک سے زیادہ مجدّد بھی آتے رہے کوئی ایران میں پیدا ہو رہا ہے. کوئی مڈل ایسٹ میں پیدا ہو رہا ہے کوئی افریقہ میں پیدا ہو رہا ہے. سارے عالم اسلام کے لیے ایک مجدّد آ ہی نہیں سکتا تھا. کیونکہ وسائل کی کمی تقاضا کرتی تھی کہ الگ الگ جگہوں کے لئے الگ الگ مجدد آئیں اور پھر ایک اور بات ہم نے عالم اسلام میں دیکھی کہ مجددین میں سے اکثریت نے دعویٰ ہی نہیں کیا. اور بہت سے ایسے تھے جن کو بعضوں نے مجدّد کہا اور بعض ایسے تھے جن کو بعض دوسروں نے مجدد کہا اور کسی کو بعض تیسروں نے مجدّد کہا اور اب کئی لسٹیں مجدّدین کی بن گئیں تو مَنْ[1] کے اندر تمیع کا پہلو بھی موجود تھا اس لئے مجددیت کے پیغام میں نہ تو کوئی دعویٰ شرط تھا نہ اس مجدد کو ماننا ضروری قرار دیا گیا. کہیں بھی تمام احادیث میں جن کی تشریح عالم اسلام کی تاریخ نے کی ہے. یہ بات کہیں نہیں آئی کہ مجدد مامور ہو اور اس کی بات مانی جائے. ایک بزرگ ہے جس نے خدمت کی ہے اور خدا نے اس کو عظیم خدمت کی توفیق عطا فرمائی ہے اور گرتے ہوئے حالات کو سنبھالنے کی توفیق بخشی ہے. یہ ہے مجدّدیت کا تصور لیکن خلافت کے مقابل پر اُس خلافت کے مقابل پر جس کا قرآن کریم میں ذکر ہے کسی مجددیت کا کوئی ذکر نہیں ملتا اگر خلافت راشدہ جاری رہتی اور مجدد پھر الگ الگ کھڑے ہوتے اور دعوے بھی کرتے. اپنی طرف بھی بلاتے تو وحدت کو پارہ پارہ کر دیتے بجائے فائدہ پہنچانے کے، اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں مجدد کی پیشگوئی فرمائی وہاں ساتھ یہ بھی خبر دی کہ جب مسیح آئیگا فرمایا

ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ.

(مسند احمد بحوالہ مشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر)

پھر مجددیت نہیں آئے گی بلکہ منہاج نبوت پر خلافت جاری ہو جائے گی. اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف مجددیت کی پیشگوئی فرمائی ہوتی تو ٹھیک ہے ہم سمجھتے کہ اسی قسم کے مجدد آئیں گے لیکن آپ نے خود وضاحت فرما دی کہ مسیح موعود کے آنے کے بعد مجددیت نہیں جاری ہوگی. بلکہ خلافت دوبارہ جاری ہو جائے گی. یہ ایک ایسی صورت نظر آتی ہے جو معقول ہے اور جس کا ظاہر ہونا بعید از عقل نہیں ہے وہ یہ ہے کہ جب تک خلافت راشدہ جاری رہے گی جب ضرورت ہوگی انہی خلفاء میں سے اللہ تعالیٰ مجدّد بنا سکتا ہے یعنی سپیشل توفیق کسی خلیفہ کو دے سکتا ہے بعض کاموں کی اس لئے (ٹکراؤ) ٹکراؤ بھی نہیں ہو سکتا جب ضرورت ہوگی تو اگر خلافت سچی ہے تو پھر اس کے مقابل پر خدا مجدد کو کھڑا نہیں کرے گا. لیکن خدا کے لئے یہ کونسی [illegible] ہے کہ ایک خلیفہ کو غیر معمولی تجدید دین کی توفیق بخش دے. لیکن منصب خلافت منصب مجددیت سے بالا بھی ہے اور ماموریت کا پہلو ان معنوں میں رکھتا ہے کہ خلفاء

---

[1] إِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الأُمَّةِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا ۔ کی حدیث میں لفظ مَنْ کی طرف اشارہ ہے۔

چونکہ مامور کے جانشین تھے اس لئے ان کی بیعت اور ان کی اطاعت فرض قرار دے دی گئی۔ ایک یہ منصب ہے اور ایک مجددیت کا ہے جس کی بیعت فرض ہی نہیں جس کا دعویٰ بھی فرض نہیں تو ظاہر و باہر فرق ہے اس لئے مجددیت کو خلافت سے فضیلت دی ہی نہیں جاسکتی کہاں یہ کہ ایک کے متعلق اُمت کو پابند کر دیا جائے کہ اس کی بیعت کرنی ہے اور اس کی اطاعت کرنی ہے اور کہاں یہ کہ آزاد چھوڑا ہے بلکہ یہ بھی نہیں پتہ کہ کوئی مجدد ہے بھی یا نہیں۔ ہوسکتا ہے کہ کسی بزرگ کے مرنے کے سو سال کے بعد پتہ لگے کہ وہ مجدد تھے۔ پس مجدد کا مفہوم آپ سمجھ لیں تو پھر آپ کے ذہن میں کوئی CLASH پیدا نہیں ہوگا احمدیت کی تعلیم اور ان مجددیت کی احادیث میں بلکہ تمام اسلامی تعلیم کو مدِ نظر رکھ کر بات کریں گی تو ایک نہایت خوبصورت سلجھی ہوئی اور ایک جاری شکل نظر آئے گی جس میں کوئی ذہنی CLASH نہیں ہے۔

یہ بھی کیسے شوہر ہیں!

اس سوال پر کہ اگر عورت برقع پہننا چاہے اور شوہر اجازت نہ دے تو کیا کرے۔ حضور نے جواب دیا۔ ایسے شوہر کے متعلق مجھے چٹھی لکھیں۔ اب وہ کہیں گی اگر چٹھی لکھنے کی اجازت نہ دے اگر ایسا ہے تو پھر خدا سے شکایت کریں اور کیا کیا جاسکتا ہے۔

۱۲۔ قرآن کریم زندوں کیلئے ہے نہ کہ مُردوں کیلئے

ایک بہن کہا قرآن خوانی کے ضمن میں ایک یہ بھی رسم ہے کہ غیر از جماعت بہنیں گھروں میں سیپارے بانٹ دیتی ہیں کہ یہ سیپارہ تم پڑھ کر فلاں کو بخشوا دو۔ اس کے متعلق کیا حکم ہے؟

فرمایا میں پہلے بھی اس کا جواب دے چکا ہوں۔ یہ عجیب و غریب بات ہے قرآن کریم تو زندوں کے لئے ہے تاکہ زندہ لوگ اس کو پڑھ کر اور اس کی تعلیم پر عمل کرکے اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں نہ کہ مُردوں کے لئے۔ مُردوں سے اس کتاب کا کیا تعلق ہے جو زندوں کی کتاب تھی اس کو مُردوں کی کتاب میں تبدیل کرنا ظلم ہے۔

میک اَپ اور نماز

سوال۔ کیا میک اَپ میں نماز جائز ہے۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نامحرم نہیں نماز میک اَپ میں جائز ہے۔

نیل پالش سے وضو نہیں ٹوٹتا

ایک بہن کو یہ فکر تھی کہ کہیں نیل پالش سے وضو نہ ٹوٹ جاتا ہو۔ اُن کے اس سوال پر حضور نے فرمایا۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ نیل پالش سے وضو نہیں ہوتا غلط کہتے ہیں ان کو خیال ہے کہ ناخن کو پانی نہیں لگتا یہ محض لغو باتیں ہیں جو لوگ یہ کہتے ہیں ان میں سے بعض اتنے گندے رہتے ہیں کہ ان کے اُوپر نیل پالش سے موٹی نہ غلاظت کی چڑھی ہوتی ہے۔ ان کا وضو بھی ہوجاتا ہے غسل بھی ہوجاتا ہے۔ پھر یہ بیچاری نیل پالش ہی ہے جو ان کا وضو نہیں ہونے دیتی یہ سب توہمات ہیں۔

عیدِ میلاد النبیؐ کی تقریبات۔ ایک لمحۂ فکریہ!

اس سوال کے جواب میں کہ عید میلاد النبیؐ پر جب غیر از جماعت بہنوں کی طرف سے دعوت نامے آتے ہیں تو ہمیں اُن کی تقریبات میں شامل ہونا چاہیئے یا نہیں حضور نے فرمایا۔ اس سوال کے پہلے حصّہ کا جواب یہ ہے کہ ضرور جائیں شوق سے جائیں آپ کو ان مجالس میں شامل ہونا چاہیئے۔ آپ کو پتہ بھی چلے گا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ان کا تصوّر کیا ہے اور آپ کا کیا ہے اور آپ کے دل میں شکر کے جذبات پیدا ہوں گے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں کتنے عظیم الشّان رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے متعارف کروایا ہے۔ جبکہ یہ لوگ ظاہری باتوں کو پکڑ کے بیٹھ گئے ہیں اور جانتے ہی نہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام کتنا بلند ہے پس اس سے بہت فائدے پہنچیں گے۔

جہاں تک اس سوال کے دوسرے حصّے کا تعلق ہے میں یہ کہوں گا کہ جب وہاں جائیں تو ان کی بدرسموں میں شامل نہ ہوں مثلاً وہ یہ سمجھتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان معنوں میں حاضر ناظر ہیں جن معنوں میں خُدا حاضر ناظر ہے یعنی جہاں بھی آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا جائے آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لے آتے ہیں اور دیکھنے لگ جاتے ہیں اس لئے فوراً ادب سے کھڑے ہوجاؤ۔ یہ شرک ہی شرک ہے۔ انہوں نے دین کی خاطر شرک کو قبول کر لیا۔ یہ کوئی عام رسم نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایسی بدرسم ہے جس میں شرک آجاتا ہے اور رسمی قرآن خوانی کی نسبت زیادہ خطرناک ہے شرک سے کلیتہً پرہیز ضروری ہے۔

بعض غیر احمدی علماء بھی اس کو شرک سمجھتے ہیں میں نے ان کی کتابیں پڑھی ہیں جن میں لکھا ہے کہ انہوں نے مولود کے وقت کھڑے ہونے والوں سے سوال کیا کہ آپ جو حاضر ناظر مانتے ہیں تو کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری ہر حرکت دیکھ رہے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہاں جی ہر حرکت دیکھ رہے ہیں تو پھر اوّل تو یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر ہر وقت کھڑے رہنا چاہیئے اور باادب کھڑے رہنا چاہیئے۔ اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ اگر وہ حاضر ناظر ہیں تو انسان کو بعض ذاتی حوائج پیش آتی ہیں مثلاً وہ غسلخانے بھی جاتا ہے اور بھی اسی قسم کی کئی ضرورتیں ہوتی ہیں تو اس وقت بھی نعوذ باللہ من ذالک۔ آپ یہ سمجھیں گے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے ہیں ان معنوں میں جن معنوں میں انسان دیکھتا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں اس وقت بھی دیکھ رہے ہوتے ہیں تو پھر کیا ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا وہ شرم کے مارے نظریں جھکا لیتے ہیں۔

یہاں تک لغویات کو پہنچا دیا گیا ہے تو لغویات کے ایک کنارے سے جب کوئی داخل ہوگا تو دوسرے کنارے تک ضرور پہنچے گا۔ اس چینل (CHANNEL) میں داخل ہوجائیں تو پھر نکل نہیں سکتا واپسی کا کوئی راستہ نہیں۔ اس لئے داخل ہی نہ ہوں۔ یہ محض لغو تصورات

ہیں جنہوں نے اسلام کو داغدار کر دیا ہے احمدیت نے اسلام کو دوبارہ زندہ کرنا ہے۔ کسی کے کہنے سے کیا فرق پڑتا ہے۔ احمدیوں کو ان کو کہنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ نہ یہ کہ دوسروں کی باتیں ماننے کے لئے۔ ان کو کہیں کہ یہ بات بنیادی عقیدہ میں داخل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا نہیں ہیں۔ توحید حقیقی کے قیام کی خاطر تو آپ نے ساری زندگی خرچ کر دی تو خدا کی توحید کے پیغام کو مرنے دیں اس سے بڑی بے وفائی اور کیا ہو سکتی ہے۔ اس لئے حضور اکرمؐ کی محبت اور عشق کا تقاضا یہ ہے کہ آپ نے توحید کا جو پیغام دیا ہے اس کو زندہ رکھیں۔ اور ہر بات جو توحید پر حملہ آور ہو رہی ہے۔ اس کا مقابلہ کرنے کے لئے سینہ سپر ہو جائیں جو طعنے دیتے ہیں بے شک دیں۔ لیکن ہم توحید کے پیغام کو بہرحال زندہ رکھیں گے۔

جنّوں کی حقیقت

ایک دلچسپ سوال جو قریباً ہر مجلس میں ضرور اُٹھایا جاتا ہے وہ جنوں کے متعلق ہوتا ہے چنانچہ کراچی میں بھی ایک بہن جنّوں کے متعلق جاننا چاہتی تھیں حضور نے فرمایا۔

قرآن کریم میں جنوں کے وجود کا ذکر ہے تو وہ ہیں۔ کون کہہ سکتا ہے کہ نہیں ہیں۔ لیکن جنّوں پر ایمان لانے کا قرآن کریم میں کہیں ذکر نہیں بعض وجود ہیں جو ایمانیات میں داخل ہیں۔ مثلاً ملائکہ ہیں ان پر ایمان کا ذکر ملتا ہے لیکن جنوں پر ایمان کا قرآن کریم میں ذکر نہیں ملتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جنّوں سے ایسا تعلق قائم نہ کریں کہ ان کی باتیں مانی جا رہی ہیں اُن سے محبّت کے مراسم پیدا ہو رہے ہیں بلکہ جیسے دُنیا میں بہت سارے وجود ہیں، پہاڑ ہیں، دریا ہیں۔ آپ ان کو مانتے ہیں اسی طرح سمجھ لیں کہ جنّ بھی کوئی مخلوق ہوگی۔ لیکن وہ جن بہرحال نہیں ہے جو مولوی قابو کر لیتا ہے جس سے دل رام کئے جاتے ہیں اور ان کی طرف بہت سی ایسی حرکتیں منسوب کی جاتی ہیں جن کا شرعاً کوئی جواز ہی نہیں ہے۔ قرآن کریم میں ایسے جنّ کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔ قرآن کریم میں جنّات کی جو قسمیں بیان ہوئی ہیں ان میں بیکٹیریا بھی شامل ہیں۔ ان میں بڑے لوگوں کو بھی جنّ کہا گیا ہے۔ ان میں چھوٹے لوگوں کو "الناس" اور بڑے لوگوں کو "جنّ" قرار دے کر انہی اصطلاحوں میں پیشگوئی کی گئی ہے کہ آئندہ زمانہ میں (CAPITALISM) سرمایہ دار اور عوامی طاقتیں الگ الگ ہو جائیں گی پھر ان لوگوں کو بھی جن کہا گیا ہے جو عوام الناس سے نہیں ملتے اور الگ ہو جاتے ہیں۔ سوسائٹی سے کٹ جاتے ہیں۔ پردہ دار عورتوں کو بھی جن کہا گیا ہے۔ اور مخفی مخلوقات میں بیکٹیریا (جراثیم) کے علاوہ عربی اصطلاح میں سانپ کو بھی جنّ کہا گیا ہے۔ چنانچہ ان معنوں میں عورتوں کا الگ ہونا بڑائی اور احترام کے لئے ہے۔ جس طرح بڑے لوگ اپنی عورتوں کو غیر اسلامی سوسائٹی میں بھی پردہ کراتے ہیں۔ ROYAL FAMILY شاہی خاندان میں بھی ایک خاص انداز کی جالی استعمال کی جاتی ہے جو احترام کا نشان ہوتی ہے۔ اگر اس میں تذلیل ہوتی تو آزاد سوسائیٹیوں میں گھٹیا عورتوں سے پردہ کرایا جاتا اور رائل فیملی کی عورتیں بے پردہ پھرتیں۔ لیکن یہاں معاملہ اُلٹ ہے۔ رائل فیملی کی عورتیں پردہ میں پھر رہی ہیں اور عام عورتیں بغیر پردہ کے۔ یہ بتانا مقصود ہے کہ پردہ عزت و احترام کے خیال سے ہے۔ اس لئے عورتوں کو جو جن کہا تو معزز جن مراد ہیں۔ بُرے معنوں میں نہیں۔

غرض عربی اصطلاح میں جن کے معنے ہیں۔ مخفی مخلوقات، سانپ یا بلوں میں رہنے والی مخلوق پہاڑی قومیں جو عام طور پر میدانوں میں بسنے والوں سے الگ رہتی ہیں۔ ایسی قومیں جن میں اشتعال پایا جاتا ہے اور بغاوت کی رُوح پائی جاتی ہے۔ ایسی قومیں جو بڑی قوی ہوں اور بڑی شدید ہوں۔ جن میں جفاکشی کے مادے پائے جائیں جن کہلاتی ہیں۔ چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو جن جنوں پر فتح دی گئی تھی قرآن کریم سے ثابت ہے کہ وہ اسی قسم کی قومیں تھیں۔

پس قرآن کریم میں جنّ کے جتنے معنے ہیں وہ سب درست ہیں۔ لیکن جب عام طور پر معاشرہ میں جن کا سوال ہوتا ہے تو چونکہ اس سے مراد وہ جن ہوتا ہے۔ جن کا قرآن کریم میں کوئی ذکر نہیں ملتا صرف مولوی کے تصوّر کی ایجاد ہے اسلئے ہم اس قسم کے جنّ کو نہیں مانتے۔

قسمت کی لکیریں یا مزاج کی تعبیریں

کراچی کی ایک اور بہن کی طرف سے جتنا زیادہ مشکل اور علمی سوال تھا جواب اُتنا ہی زیادہ دلچسپ خیال افروز اور فکر انگیز تھا۔ سوال یہ تھا کہ علم نجوم سے کیا مراد ہے۔ نیز دست شناسی کی کیا حقیقت ہے؟

حضور نے فرمایا علم نجوم کے ذریعہ آجکل دُنیا میں بڑی بڑی معلومات حاصل ہو رہی ہیں۔ (ASTRONOMY) علوم نجوم کے ذریعہ ساری دُنیا میں رُونما ہونے والے واقعات کو سٹڈی کیا جا رہا ہے۔ اس حد تک تو علم نجوم دُرست ہے۔ مگر یہ کہنا کہ فلاں ستارے نے فلاں کی قسمت بنائی ہوئی ہے۔ اور اس کی سٹڈی سے فلاں کی زندگی میں یہ یہ واقعات رونما ہوں گے۔ یہ سب گپ شپ ہے۔ اسی طرح ہاتھ دکھا کر قسمت کا حال معلوم کرنا بھی محض گپ ہے۔ واقعۃً یہ تو ممکن ہے کہ ایک کی بناوٹ سے انسانی مزاج اور اس کے اثرات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہو۔ جس طرح پاؤں دیکھ کر عرب بھی قیافہ شناسی کیا کرتے تھے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے بھی اس کو درست قرار دیا۔ اس حد تک تو دست شناسی درست ہے۔ لیکن یہ خیال کرنا کہ ہاتھوں کی لکیروں میں قسمت بنی ہوئی ہے۔ اور یہ یہ واقعات رونما ہوں گے۔ یہ سب گپیں ہیں۔ چنانچہ بعض بڑے بڑے مشہور نجومی تھے جو احمدی ہوئے تو انہوں نے اس پیشہ سے توبہ بھی کی اور خود اپنے قصّے بھی سُنائے کہ جو دست شناسی کیا کرتے تھے اس کی اصل حقیقت کیا تھی۔ وہ کہتے ہیں ایک لمبے تجربے سے ہم انسانوں کا مزاج سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ بعض اتفاقات کا ہمیں علم ہے کہ ہوتے رہتے ہیں۔ اور ہمیں یہ بھی پتہ ہے کہ اگر ہم چار پانچ باتیں بیان کریں

چار ان میں سے نہ ہوں پانچویں ہو گئی ہو تو اکثر بیان کرنے والا چار کا ذکر نہیں کرتا صرف پانچویں کا ذکر کر دیتا ہے اور نجومیوں کا خوب پروپیگنڈہ ہوتا ہے کہ فلاں نجومی نے فلاں بات کی تھی وہ بالکل پوری ہو گئی۔ اور اُس نے جو ساتھ دس گپیں ماری تھیں ان کو بیان کرنے والے چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ انسانی فطرت کا ایک چسکا ہے کہ فلاں نے ایک واقعہ بیان کیا اور وہ اس طرح ہوا۔ تو احمدی نجومیوں کا یہ کہنا تھا کہ انسانی فطرت کی ان ساری کمزوریوں کو مدنظر رکھ کر نجومی کامیاب ہو جاتے ہیں لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ ہاتھ کی لکیروں سے کچھ نہیں پڑھتے۔

ایک اندازہ - ایک حقیقت

فرمایا ایک دفعہ لندن یونیورسٹی میں ہم ایک جگہ ایک پارٹی میں جمع تھے۔ مختلف یونیورسٹیوں کے طلبہ کا ایک بڑا دلچسپ ACADEMIC (اکیڈیمک) اجتماع تھا۔ میں بھی وہاں گیا ہوا تھا۔ طلبہ سے باتوں باتوں میں پامسٹری (دست شناسی) کے متعلق بات شروع ہو گئی۔ میں نے اُن سے کہا کہ پامسٹری ہے تو گپ شپ۔ لیکن اس کے باوجود یہ ہو سکتا ہے کہ آدمی بڑے اچھے اچھے اندازے لگائے۔ اس نیت سے اگر تم مجھے ہاتھ دکھانا چاہتے ہو تو میں دیکھ لیتا ہوں۔ میں ایسے اندازے تمہیں بتاؤں گا کہ تم حیران ہو جاؤ گے۔ اور یقین ہو جائے گا کہ بغیر لکیروں کے بھی انسان FEATURES کو کسی حد تک پڑھ سکتا ہے۔ ایک صاحب تھے جو بعد میں بی بی سی کے ایک بڑے افسر بنے۔ انہوں نے اپنا ہاتھ دکھایا۔ میں نے اُن کا ہاتھ دیکھ کر کہا کہ آپ کی شادی شدہ زندگی نہایت تلخ گزرے گی۔ یہاں تک کہ بہت دکھوں میں آپ مبتلا رہیں گے۔ آپ کو پہلی تسکین جو نصیب ہوگی وہ تقریباً پچپن سال میں ہوگی۔ اُس وقت تک آپ کی زندگی بڑی تلخ گزرے گی۔

ایک مدت کے بعد جب میں ۱۹۷۸ء میں لندن گیا۔ آصفہ بھی میرے ساتھ تھیں۔ غوری صاحب کے ہاں ہم ٹھہرے ہوئے تھے۔ میرے کسی دوست نے ان صاحب کو بتا دیا کہ میں لندن آیا ہوا ہوں۔ اُس نے غوری صاحب سے بار بار پتہ کیا۔ غوری صاحب نے مجھے بتایا کہ ایک صاحب آپ سے ملنے کے بہت مشتاق ہیں۔ بار بار فون آ رہے ہیں۔ بی بی سی میں ہیں۔ پہلے تو مجھے یاد نہیں تھا۔ پھر خیال آیا کہ وہی صاحب ہوں گے جنہوں نے مجھے اپنا ہاتھ دکھایا تھا۔ چنانچہ فون پر اُن سے بات ہوئی وہ کہنے لگے آپ تو کہتے تھے کہ پامسٹری میں کچھ نہیں ہے لیکن آپ نے جو میرے متعلق خبر دی تھی وہ تو سو فیصد سچی نکلی۔ بتائیں کس طرح پتہ لگایا تھا آپ نے؟ میں نے کہا ہوا کیا؟ کہنے لگے وہی ہوا جو آپ نے کہا تھا۔ میں نے بڑی تلخ زندگی گزاری اور اب میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے۔ مگر یہ بتائیں آپ نے کیسے اندازہ لگایا تھا۔ میں نے کہا بات یہ ہے کہ میں آپ کا مزاج سمجھتا تھا۔ آپ نہایت اچھی اور نفیس طبیعت کے آدمی ہیں لیکن آپ جو گرل فرینڈ ساتھ لائے تھے جس کے متعلق نظر آتا تھا کہ آپ اس کے ساتھ شادی کرنے والے ہیں وہ ایک CRUDE قسم کی عورت تھی اگرچہ وہ جسمانی لحاظ سے تمہیں ATTRACT کر رہی تھی۔ لیکن دو تین باتوں سے اندازہ ہو گیا کہ وہ مزاجاً تمہارے ساتھ چل ہی نہیں سکتی۔ چند دن کی لذتیں ہیں جو ختم ہو جائیں گی۔ لیکن پھر جب مزاج زندہ رہتا ہے یعنی رفاقت کا مزاج تو وہ اصل چیز ہے۔ جسمانی حُسن تو کچھ عرصہ کے بعد ماند پڑ جاتا ہے۔ چنانچہ میں نے یہ اندازہ لگایا کہ جب یہ کشش ختم ہو جائے تو آپ جیسے نفیس آدمی کے لئے ایسی CRUDE عورت کے ساتھ رہنا جہنم بن جائے گا۔ مجھے یہ علم نہیں تھا کہ آپ پچپن سال کی عمر میں طلاق دے دیں گے۔ میں نے تو یہ اندازہ لگایا تھا کہ بوڑھے ہو کر آہستہ آہستہ چین آ ہی جائے گا۔ آپ گزارہ کر جائیں گے۔ انہوں نے کہا خیر یہ بات پھر طلاق کے ذریعہ پوری ہوئی ہے۔

یہ میں نے مثال اس لئے دی ہے کہ ایک اندازہ ہو جاتا ہے کچھ ہاتھوں کی طرز انسان کا مزاج بتا دیتی ہے۔ بعض بیماریوں کے نتیجہ میں بعض ہاتھوں کی شکلیں بدل جاتی ہیں جن سے بیماریوں کی بھی تشخیص ہو جاتی ہے مثلاً LUNGS کمزور ہوں تو ہاتھ کی ایک خاص قسم کی شکل بن جاتی ہے۔ آنکھوں پر بھی بیماریوں کے اثر پیدا ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ آجکل جرمنی میں باقاعدہ ایک سائنس DEVELOP ہو رہی ہے جو ایلوپیتھی طریق علاج میں مدد دے رہی ہے۔ ڈاکٹر صرف آنکھوں کا رنگ دیکھتے ہیں اور بیماری کی تشخیص کر دیتے ہیں۔ یہ محض ذہانت ہے جو خبر دیتی ہے۔ لکیریں خواہ مخواہ بہانہ بنا ہوا ہے اور لوگوں کو بے وقوف بنا کر پیسے بٹورنے کا ذریعہ بنایا ہوا ہے۔ اس سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں۔

شادی میں ڈھولک بجانا منع نہیں

ایک خاتون نے حضور سے پوچھا۔ کیا شادی میں ڈھولک بجانے کی اجازت ہے۔ فرمایا کیوں نہیں۔ شادی میں ڈھولک جتنا چاہیں بجائیں۔ یہ منع نہیں ہے گانا بھی گائیں۔ آخر شادی اور موت میں کچھ فرق تو ہونا چاہیئے لیکن ایسے مواقع پہ ناجائز رسمیں نہ کریں۔ ناجائز رسمیں بظاہر معصوم بھی ہوں تو نہ کریں۔ کیونکہ وہ معاشرہ کو بوجھل بنا دیں گی اور مصیبتوں میں مبتلا کر دیں گی لیکن اسلام نے جس حد تک جائز خوشی کا اظہار رکھا ہوا ہے اس میں منع نہیں کرنا چاہیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینہ تشریف لے گئے تو وہاں کی بچیاں دَف بجا رہی تھیں جو ڈھولک ہی کی ایک قسم ہے اور گیت گا رہی تھیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع نہیں کیا۔ بلکہ پسند فرمایا۔ آپؐ کے ساتھ مرد بھی تھے۔ انہوں نے بھی سُنا۔

فرمایا۔ اس سے قبل مسجد مبارک ربوہ میں بھی ایک سوال ہوا تھا وہاں بھی میں نے یہی جواب دیا تھا کہ اگر عورت کی آواز میں پاکیزہ گیت گایا جا رہا ہو۔ اور اس کے نتیجہ میں شر پیدا نہ ہوتا ہو تو کہاں منع کیا ہوا ہے خدا نے۔ اگر عورت کی آواز سُننا منع ہے تو مرد کی بھی منع ہونی چاہیئے۔ وہ عورت کے دل میں تحریک پیدا کرے گی۔

پس اگر اشعار صاف اور پاکیزہ ہیں مثلاً درثمین کی نظمیں ہیں اس کے نتیجہ میں گند پیدا ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ محض لغویات ہے۔ اگرچہ ڈھولک بجانے کی بات اور ہے۔ لیکن اس میں بھی اگر اس قسم کے گیت گائے جائیں جن سے معاشرہ میں گند نہ پھیلے تو جائز ہے لیکن ڈھولک پر گندی گالیاں دینا اور سٹھنیاں دینا لغویات ہیں ان کو آپ اختیار نہ کریں۔ عام گیت چھیڑ چھاڑ کے۔ پیار کی باتیں ہیں مذاق بھی ہوتے ہیں جائز ہیں اس میں گندگی اور بلا ظلتیں نہیں ہونی چاہئیں۔

فوتیدگی پر کھانا بانٹنے کی رسمیں

لاہور کی طرح کراچی میں بھی خواتین کی مجالس سوال و جواب میں فوتیدگی کی رسموں کا کئی بار ذکر ہوتا رہا۔ چنانچہ اس مسئلے کے متعلق ایک بہن نے یہ سوال کیا کہ کسی کے فوت ہونے پر گھر والوں کو کھانا کھلانے کا جو رواج ہے۔ اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

حضور نے فرمایا فوتیدگی میں کھانا بانٹنے کا تصور بالکل لغو بے معنی اور بے جوڑ بات ہے سوائے اس کے کہ صدقہ دے کوئی۔ اور آپ کسی کے مرے ہوئے کا صدقہ تو نہیں کھائیں گی اس لئے ظاہر بات ہے کہ آپ اس کو رد کر دیں گی۔ اگر لوگ یہ کہیں کہ اس کے کھانے سے فوت ہونے والے کو ثواب پہنچتا ہے تو یہ ایک بیہودہ اور لغو رسم ہے جس کا شریعت میں کوئی بھی جواز نہیں ہے۔ اس لئے بھی اس کو رد کر دیں۔ ویسے بھی نامناسب بات ہے دکھ کے موقع پر کھانے تقسیم کرنا ایسی بیہودہ رسم ہے کہ اس کو توڑنا چاہیئے۔

جس کا کوئی فوت ہو جائے اس کا لوگوں میں کھانا تقسیم کرنا بے معنی اور لغویات ہے۔ اس سے پرہیز کریں۔ نہ ایسے کھانے کھائیں۔ نہ ایسی حرکت کریں۔ جو فوت ہو جاتا ہے چند دن ایسے آتے ہیں کہ ان دنوں میں ملنے والے بہت۔ تعزیت والے بہت۔ انتظام کی مشکلات۔ اور بسا اوقات فوت ہونے والے ایسے بھی ہوتے ہیں جنہوں نے نقدی پیچھے نہیں چھوڑی ہوتی اس وقت ان کے بچوں یا بیویوں کے لئے پیسے مانگنا اور گھر کے اخراجات چلانا یہ مزاج کے خلاف بات ہے۔ اس لئے وہ کھانا تعاون باہمی کا ایک اظہار ہے اگر دکھاوے سے پاک ہو حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسموں کے بہت خلاف تھے۔ انہوں نے اس خیال سے ایک نظم لکھی جس کا ایک مصرعہ یہ تھا۔ ع

نہ غم کے عذر سے زردے پلاؤ فرنیاں آئیں

یعنی میں جب مروں تو مجھے اس ظلم سے باز رکھنا کہ غم کے بہانے تم بڑی بڑی پر تکلف دعوتیں بھیج رہے ہو۔ مناسب کھانا جو ایسے موقعوں کے لئے مناسب ہو۔ بھیجنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور بعض دفعہ ہم چاول بھی ساتھ بھیج دیتے ہیں اس لئے کہ ان دنوں بعض بیمار ہوتے ہیں۔ ان کے کام آجائیں۔ اور کچھ دن کے بعد اگر کچھ میٹھا بھی بھیج دیں تکلف سے پاک رہ کر تو منع نہیں ہے۔ لیکن جہاں بھی یہ رسمیں تکلف میں داخل ہو جائیں گی اور سوسائٹی پر بوجھ بن جائیں گی وہاں منع کرنا پڑے گا اس لئے حدِ اعتدال میں رہا کریں۔ اصل تعلیم اسلام کی حدِ اعتدال ہے جب نظام کی طرف سے دخل دیئے جاتے ہیں تو ہمیشہ حدِ اعتدال کو توڑنے کی وجہ سے دیئے جاتے ہیں۔ اگر آپ مناسب حد تک محض تعاون باہمی اور ہمدردی کے طور پر اور ان لوگوں کو انتظامی مصیبتوں سے نجات دینے کے لئے چند دن ریا سے پاک رہ کر محض طور پر کھانے بھجوائیں تو ٹھیک ہے۔ لیکن اگر مجھے سج کر جائیں اور پتہ ہو کہ فلاں کے گھر سے آرہے ہیں تو پھر ریاکاری پیدا ہو گی اس سے بچنا چاہیئے۔

خلیفۂ وقت سے پردہ ضروری ہے

کیا خلیفۂ وقت سے پردہ ضروری ہے؟

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ خلیفۂ وقت سے پردہ نہ کرنے کا یہ عذر کہ وہ روحانی باپ ہوتا ہے درست نہیں۔ پردے کی مختلف قسمیں ہیں ایک ہے چہرہ ڈھانپنا اور اپنے آپ کو سمیٹ کر رکھنا یہ پردہ ہر ایک سے ضروری ہے خلیفۂ وقت سے بھی ضروری ہے۔ لیکن گھر کے ماحول میں جس طرح بعض عزیز آتے رہتے ہیں۔ ان سے یہی پردہ کافی ہے یعنی اپنے آپ کو ڈھانک کے رکھنا اور چہرہ چھپانا ان سے ضروری نہیں ہوتا۔ ہم گھروں میں بے پردگی کی اجازت نہیں دیتے۔ بلکہ RELAXATION پردہ اس خیال سے کہ وہاں ماں باپ بھی موجود ہوتے ہیں کسی قسم کے خطرات نہیں ہوتے اور روزمرہ کا آنا جانا ہے وہاں برقع سمیٹ کر کہاں تک بیٹھا جا سکتا ہے۔ اس لئے وہ بھی پردہ ہی ہے۔ لیکن پردے کی نرم قسم ہے اُس کی اجازت دی جاتی ہے خلیفۂ وقت کے سامنے جب آپ آتی ہیں یا اپنے کسی اور بزرگ کے سامنے جاتی ہیں تو اُس وقت نرم پردہ کرنا منع نہیں ہے۔ لیکن پردے کی رُوح کو بہرحال قائم رکھنا چاہیئے۔ یہ بات ہے جسے آپ ہمیشہ پیشِ نظر رکھیں۔ بعض دفعہ ایسی بچیاں ہوتی ہیں جو خلیفۂ وقت کے سامنے اسی طرح بے تکلفی سے بیٹھ جاتی ہیں جس طرح اپنے ماں باپ کے سامنے بیٹھی ہوتی ہیں۔ اُن میں بہت زیادہ میں منع کرنا دخل اندازی کرنا مناسب نہیں ہوتا حسبِ حالات سمجھ آجاتی ہے۔ انسان کو کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔ مگر اصولی تعلیم یہی ہے جس کو پیشِ نظر رکھنا چاہیئے۔ چہرہ کی RELAXATION خلیفۂ وقت کے علاوہ بھی ہے اور مناسب ماحول میں اگر یہ RELAXATION ملے تو منع نہیں۔ لیکن جو عورتیں پورا پردہ کرتی ہیں اُن کو میں نے کبھی منع نہیں کیا۔ نہ حضرت مصلح موعودؓ اور خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے کبھی منع کیا تھا۔ بعض بچیاں سمٹ کر بیٹھتی ہیں۔ مجھے خوشی ہوتی ہے جو یہاں پابندی کرتی ہیں وہ باہر جا کر اور بھی زیادہ کرتی ہوں گی۔

صدقہ جاریہ کی حقیقت

اس سوال پر کہ کسی فوت شدہ عزیز کو ثواب کس طرح پہنچایا جائے حضور نے جواب دیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے یہ بات

ثابت ہے کہ اگر کوئی اپنی زندگی میں نیکیاں کرتا ہو۔ اُن کو اس کی مدّت کے بعد بھی جاری رکھنا جائز ہے اگر زندگی میں قرآن نہیں پڑھتا مرنے کے بعد اُسے قرآن بخشوایا جائے تو یہ لغو بات ہے۔ ایک شخص نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ میری ماں صدقہ و خیرات بہت کیا کرتی تھی اور اُس کی خواہش تھی کچھ دینے کی لیکن اس سے پہلے فوت ہو گئیں تو میرے لئے کیا حکم ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اُس کی طرف سے صدقہ دو۔ اُس کا ثواب خدا تعالیٰ اُس کو دے گا۔ یعنی وہ نیکی کی نیت کرنے والی تھیں۔ لیکن موت حائل ہو گئی۔ اب اُس کو جاری رکھنا۔ منع نہیں۔ اسی لئے جماعت میں اپنے بزرگوں کی طرف سے چندے دینا جائز سمجھا جاتا ہے اور اس کو کثرت سے رواج دیا جاتا ہے۔ چنانچہ ہم بھی اپنے ماں باپ کی طرف سے چندے دیتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ دیتے تھے۔ لیکن اگر کوئی یہ کہے کہ نادہند کا چندہ مَیں دینا شروع کر دوں اس کا اُسے ثواب ملے گا تو یہ لغویات ہے۔ ایک آدمی خود تو ساری عمر چندہ نہ دیتا ہو اور اس کا بچہ مخلص بن جائے اور کہے مَیں اپنے باپ کے چندے پورے کروں گا۔ تو وہ اسی بچّے کے نام لگیں گے اُس کے نادہند بزرگ کے نام نہیں لگیں گے تو جواز اس بات کا ہے کہ کسی سے جو نیکی ثابت ہو خصوصاً جو منفعت بخش نیکی ہو اس کو آگے جاری رکھنا جائز ہے۔ اور اس کا ثواب بھی مل جاتا ہے۔

خدا کے سوا کوئی بھی کسی کو جنّتی نہیں بنا سکتا

کراچی کی ایک غیر از جماعت خاتون نے یہ سوال کیا کہ آپ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے والے سارے جنّتی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ یہ امر واقعہ ہے کہ ہر چیز میں غلو نقصان پہنچاتا ہے۔ اگر ہم یہ عقیدہ بنائیں کہ بہشتی مقبرہ میں مدفون ہر آدمی جنتی ہوگا تو عملاً یہ عقیدہ بن جائے گا کہ مجلس کارپرداز جو CERTIFICATE جاری کرتی ہے وہ گویا جنّت کا پروانہ ہوتا ہے۔ یہ بات درست نہیں ہے۔ ہم اس پر ہرگز یقین نہیں رکھتے۔ بہشتی مقبرہ اصل وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آسمان پر قائم کیا جا رہا ہے۔ تاہم حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے نظامِ وصیت میں جو شخص پورے اخلاص سے شامل ہوتا ہے اور اخلاص کے ساتھ اس پر قائم رہتا ہے اور وصیّت کی شرائط کو پورا کرتا ہے۔ ایسے لوگوں کے متعلق ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ان کے متعلق یہ خوشخبری ہے کہ وہ جنّتی ہیں۔ وہ بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے سے محروم بھی رہ جائیں گے۔ تب بھی جنّتی ہوں گے۔ لیکن اگر کوئی شخص بظاہر اس قربانی کی رُوح کے ساتھ آگے آتا ہے اور اپنی آمد یہ صحیح نہیں بتاتا اور دُنیا کے علم کے مطابق نہیں پکڑا جاتا تو آپ کس طرح کہہ سکتی ہیں کہ وہ بہشتی ہے۔ پس یہ نیک اعمال ہیں جو کسی کو بہشتی بناتے ہیں۔ اس لئے یہ تو ہو سکتا ہے کہ کوئی دھوکا دے کر نظامِ وصیت میں داخل ہو جائے وہ بظاہر GATE CRASH کر جائے گا لیکن خدا کو وہ GATE CRASH نہیں کر سکتا۔ اس لئے ایسا دعویٰ نہیں کرنا چاہیئے۔ ہاں ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم اپنے خدا پر حُسنِ ظن رکھتے ہیں۔ ہم اُمید رکھتے ہیں کہ وہ شخص جس کو ساری عمر قربانی کی ایک غیر معمولی توفیق ملی اور اللہ تعالیٰ نے اُس کی پردہ پوشی فرمائی۔ ہم اُمید کرتے ہیں اور دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے مغفرت کا سلوک فرمائے گا اور غالب اُمید ہے کہ وہ جنّت میں جائے گا۔ لیکن دُنیا میں کسی انسان کا فیصلہ خواہ وہ کسی مقام کا بھی ہو جب تک خدا اُسے خبر نہ دے وہ کسی کو جنّتی نہیں بنا سکتا۔

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

یہ فخر قرآن مجید کو ہی حاصل ہے کہ اس میں ہر مرض کا علاج موجود ہے

قرآنِ کریم ہر ایک چیز کی تفسیر خود کرتا ہے وہ ہر پہلو سے نشان اور آیت ہے

اِس بات کو کبھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ قرآن شریف کے بعض حصّے دوسرے کی تفسیر اور شرح ہیں

۱۔ "کسی قرآنی آیت کے معنے ہمارے نزدیک وہی معتبر اور صحیح ہیں جس پر قرآن کے دوسرے مقامات بھی شہادت دیتے ہوں کیونکہ قرآن کی بعض آیات بعض کی تفسیر ہیں۔"

(آریہ دھرم صفحہ ۶۳)

۲۔ "قرآن شریف حکمتوں اور معارف کا جامع ہے اور وہ رطب و یابس فضولیات کا کوئی ذخیرہ اپنے اندر نہیں رکھتا۔ ہر ایک امر کی تفسیر وہ خود کرتا ہے اور ہر ایک قسم کی ضرورتوں کا سامان اس کے اندر موجود ہے۔ وہ ہر ایک پہلو سے نشان اور آیت ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۹۳)

۳۔ "قرآن کریم کے بعض حصّے دوسرے حصّوں کی تفسیر اور شرح ہیں۔"

(ملفوظات احمدیہ صفحہ ۲۴۰)

۴۔ "اس بات کو کبھی بھولنا نہیں چاہیئے کہ قرآن شریف کے بعض حصّے دوسرے کی تفسیر اور شرح ہیں۔ ایک جگہ ایک امر بطریق اجمال بیان کیا جاتا ہے اور دوسری جگہ وہی امر کھول کر بیان کر دیا گیا ہے۔ گویا دوسرا پہلے کی تفسیر ہے۔"

(الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۵ء)

"بیوتُ الحمد" - "یہ بہت ہی مبارک تحریک ہے"

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ پیغام جماعت احمدیہ امریکہ کے نام

امریکہ میں پانچ مساجد کی تعمیر کا منصوبہ

خدا کرے آپ کو بہت جلد کم از کم پانچ مسلجد اور پانچ مشن ہاؤسز اس قسم کے تعمیر کرنے کی توفیق ملے جو ایک لمبے عرصہ تک ہماری ضرورتوں کو پورا کرتے رہیں۔ ہمیں وسیع رقبہ کی کوشش کرنی چاہیئے اور میں سمجھتا ہوں پانچ ایکڑ کم سے کم معیار پیش نظر رہے۔ اگر ہم پانچ لاکھ فی مسجد اور مشن ہاؤس کا تخمینہ سامنے رکھیں تو اڑھائی ملین کا خرچ پیش نظر ہے۔

میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے دین کی ساری ضرورتیں پوری ہوں گی چند آدمی اگر نہیں کر سکیں گے تو چند اور آدمی ان کی جگہ لیں گے۔ یہ تقدیر ہے جسے دنیا میں کوئی بدل نہیں سکتا۔ پھر ابھی ہو نہ

میری دعا ہے میری تمنا یہ ہے کہ آپ کی نسل جو آج اس وقت امریکہ میں وقت گزار رہی ہے۔ آپ کو یہ توفیق ملے کہ بہت جلد آپ پانچ چھوڑ کے دس مشن ہاؤسز کی تعمیر کر سکیں اور آئندہ رہتی دنیا تک آپ کا یہ کارنامہ لوگوں کو یعنی آنے والی نسلوں کو آپ کے لئے دعا کی تحریک کرتا ہے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آپ کا حافظ و ناصر ہو آپ کے دل کی وسعتیں بھی بڑھائے آپ کے ظاہری اموال کی وسعتیں بھی بڑھائے آپ کو خدمت دین کی توفیق بخشے جو کچھ آپ سے قبول فرمائے اس کے بدلے اپنے فضل اس دنیا میں بھی آپ پر نازل فرمائے کہ برکتوں سے آپ کے گھر بھر جائیں۔ ایک گھر خدا کے لئے آپ بنائیں تو دس گھر وہ آپ کے لئے بنائے اس دنیا میں بھی اور اس دنیا میں بھی۔ آپ اپنے رب سے راضی رہیں آپ کا رب آپ سے راضی رہے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

مسجد — ترقی جماعت کا ایک اہم ذریعہ

ترجمہ:- اللہ کی مساجد کو وہی شخص آباد کرتا ہے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے اور نمازوں کو سنوار کر ادا کرتا ہے۔ اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا سو قریب ہے کہ ایسے لوگ کامیابی کی طرف لے جائے جائیں۔

اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ رسول سرتاج مرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ مِثْلَہٗ فِی الْجَنَّۃِ

(ترمذی ابواب الصلوٰۃ)

کہ جس نے اللہ کی خاطر مسجد بنائی اللہ نے اس جیسا اس کا گھر جنت میں بنا دیا۔

قابلِ تقلید قربانیاں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں احباب جس بشاشت اور فراخدلی سے قربانیاں کرتے ہیں قرآن کریم کی پیشگوئی کے مطابق صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی عظیم یادیں تازہ ہو جاتی ہیں۔ امریکہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پانچ مساجد اور مشن ہاؤسز کی تعمیر کا جو منصوبہ پیش فرمایا ہے اس میں احباب نے انتہائی شوق اور جذبہ سے حصہ لیا۔ اب ان میں سے بعض احباب نے اپنے وعدہ جات میں اضافہ فرمایا ہے جن کی فہرست درج ذیل ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے نفوس و اموال میں برکت دے ہر آن ان سب سے راضی رہے برکتوں سے ان کے گھروں کو بھر دے اور اپنی جناب سے بہت دے احباب ان سب کے لئے خصوصی دعا فرمادیں۔

مکرم منور سعید صاحب سابقہ وعدہ پر ایک ہزار ڈالر کا اضافہ

ڈاکٹر مرزا احمد امین بیگ صاحب سابقہ وعدہ پر پانچ ہزار ڈالر کا اضافہ

چوہدری غضنفر حمید صاحب نے چار ہزار ڈالر کا عطیہ بھجوایا

محترمہ بیگم چوہدری شاہنواز خان صاحب آف لندن آپا مجیبہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ لندن نے امریکہ میں پانچ مشن ہاؤسز و مراکز کی خرید و قیام کے سلسلہ میں اڑھائی ہزار ڈالر کا چیک بطور عطیہ عنایت فرمایا۔ جزاہا اللہ احسن الجزاء

مکرم کریم ظفر صاحب واشنگٹن نے پہلے ایک ہزار ڈالر دیا اب مزید ہزار ڈالر عطیہ پیش کیا ہے۔

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب سابقہ پانچ ہزار ڈالر پر مزید پانچ ہزار ڈالر کا اضافہ فرمایا ہے۔

صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ نے ایک ہزار پر ایک ہزار کا اضافہ

مکرم ڈاکٹر شمیم احمد صاحب نے سابقہ وعدہ پر ماہانہ ایک ہزار ڈالر کا اضافہ فرمایا ہے

مکرمہ امۃ الرؤف بیگم ڈاکٹر ظفر احمد صاحب طاہر نے مکرم ڈاکٹر صاحب کے پچیس ہزار ڈالر کے علاوہ سونے کے دو کڑے پیش فرما ہیں۔

جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ سب مجاہدین اور عزیزوں کو اللہ تعالیٰ بے حد اور برکت دے۔ آمین۔ (رشید مبارک احمد)

تعمیر مساجد فنڈ میں آپ کا وعدہ

اور ادائیگی آپ کی استطاعت سے کم تو نہیں؟ محاسبہ فرمادیں

ایک اور مسجد و مشن ہاؤس کی متوقع خرید

MILWAKI WISCONSIN (ملواکی وسکانسن) میں ایک نہایت عمدہ پلاٹ جس پر جماعتی ضروریات کو پورا کرنے والی عمارت تعمیر ہے فروخت کے لئے سامنے آئی ہے۔ یہ عمارت مقامی کونسل فروخت کر رہی ہے لیکن اس شرط کے ساتھ کہ اس کو رفاہِ عام اور مذہبی کاموں کے لئے استعمال کیا جا سکے۔ جماعت نے اس موقع کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص انعام سمجھتے ہوئے تمام حالات پر غور کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ مشن ہاؤس اور مسجد کے لئے خرید لی جائے۔

مکرم و محترم امیر صاحب کے ارشاد پر مکرم میر داؤد احمد صاحب نیشنل سیکرٹری جائداد ملواکی تشریف لے گئے اور زمین محل وقوع اور عمارت کا جائزہ لینے کے بعد جماعت سے مشورہ کیا اور متفق رائے سے خریدنے کی تجویز کی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں عرض کی گئی اور حضور نے منظوری عنایت فرمائی۔

اس زمین کے لئے قیمت مقرر ہے کونسل نے رفاہی اداروں سے ان کے کوائف مانگے ہیں جو خریدنے کے لئے تیار ہیں۔ جسے مناسب سمجھا کونسل یہ پلاٹ اسے دے دے گی۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کے لئے اس کو بہت بابرکت اور ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ اسلام کا نور پھیلانے میں اور قرآن کریم کی تعلیمات سے روشناس کرانے کا یہ مرکز بنے اور متعلقہ افسران کونسل کے دل میں ڈالے کہ وہ جماعت کو یہ عمارت دینے کا فیصلہ کریں۔

دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں ریفریشر کورس کا انعقاد

ماہ مارچ میں نیشنل سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ امریکہ مکرم منیر حامد صاحب نے ملک بھر کے سیکرٹریان تبلیغ اور ذمہ دار عہدیداران کو واشنگٹن میں تبلیغی جدوجہد کو تیز کرنے کے لئے ایک ریفریشر کورس کا اہتمام کیا۔ اس سلسلہ میں ۴۵ نمائندگان ملک نے شرکت کی۔ متعدد تجاویز پر غور کیا گیا اور عملی جامہ پہنانے کے لئے منصوبہ تیار کیا گیا۔ محترم امیر و مبلغ شیخ مبارک احمد صاحب نے دعوت الی اللہ کے منصوبہ کو عملی موثر رنگ میں تیز سے تیز تر کرنے کے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات پیش کرتے ہوئے خصوصاً طور پر لکھے پڑھے طبقہ میں لٹریچر تقسیم کرنے کے لئے توجہ دلائی اور اس سلسلہ میں اسلامی اصول کی فلاسفی کے متعلق ہدایت کی کہ پورے اہتمام سے تقسیم کی جائے اور تحریک کی کہ دوست زیادہ سے زیادہ خرید کر اپنے احباب دوستوں اور یونیورسٹی میں اس کی تقسیم و اشاعت کریں۔ اس پر احباب نے فوری طور پر لبیک کہا اور اسلامی اصول کی فلاسفی کی خرید کے وعدے کئے اور اسی وقت 6500 نسخے دوستوں اور جماعتوں نے خرید لئے۔ قبل ازیں ملک منظور احمد صاحب آف لاس اینجلز نے 500 اور مکرم ڈاکٹر نصیر احمد صاحب طاہر نے ایک ہزار کی تعداد میں یہ کتاب تقسیم کرنے کے لئے خریدی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

اسی طرح بفلو (BUFFALO) کے احباب نے انفرادی طور پر 350 کتب خریدیں اور اپنے غیر مسلم احباب و دوستوں میں تقسیم کا پروگرام بنایا۔

لجنہ اماء اللہ کی کارگزاری!

ماہِ مارچ میں اللہ تعالیٰ کی خاص توفیق سے لجنہ واشنگٹن کو خدمتِ اسلام کے سلسلہ میں خصوصی کام کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اور ہر ممبر کو جس نے اس میں حصہ لیا اور کامیاب بنانے میں مدد کی اپنی رضا عطا فرمائے اور برکتوں سے نوازے۔

دو پروگرام ریڈیو پر نشر ہوئے جن میں اسلام کی حسین تعلیم کو بیان کیا گیا احمدیت کا تعارف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد دعویٰ کی تفصیل اور صداقت بیان ہوئی۔ اسلامی تعلیمات بالخصوص اسلام میں عورت کا مقام، پردہ، تعدد ازدواج پر سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ دونوں پروگراموں میں لجنہ اماء اللہ واشنگٹن کی بہنوں نے حصہ لیا۔

آئندہ کے لئے لجنہ کی عہدیداروں نے یہ انتظام کیا ہے کہ اسلامی موضوعات پر باقاعدگی سے مختلف اوقات میں ریڈیو پر پروگرام نشر ہوں وباللہ التوفیق۔

ایک پروگرام EMBASSY ROW ہوٹل کے ہال میں منعقد ہوا جس میں جماعت کے علاوہ حقوق نسواں تنظیم کی مقررات نے بھی تقاریر کیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی مستورات کے علاوہ کثیر تعداد میں مستورات شامل ہوئیں۔ اجلاس ایک بجے شروع ہوا اور ½ ۶ بجے مکرم و محترم امیر صاحب کی تقریر سے اختتام پذیر ہوا۔ جس میں مکرم امیر صاحب نے عورتوں کے بارے میں اسلام کی حسین تعلیم اور ان کے حقوق بیان فرمائے جس کے بعد یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

پردہ کی غرض

"اسلام نے جو یہ حکم دیا ہے کہ مرد عورت سے اور عورت مرد سے پردہ کرے اس سے غرض یہ ہے کہ نفس انسانی پھسلنے اور ٹھوکر کھانے کی صورت سے بچا رہے کیونکہ ابتداء میں اس کی یہی حالت ہوتی ہے کہ وہ بدیوں کی طرف جھکا پڑتا ہے اور ذرا سی بھی تحریک ہو تو بدی پر ایسے گرتا ہے جیسے کوئی دنوں کا بھوکا آدمی کسی لذیذ کھانے پر۔"

دعوت الی اللہ کی کامیابی کیلئے رب العلمین کے حضور دردمندانہ دعا

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دردمندانہ منظوم دعا ہر احمدی کو ان دنوں جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے دعوت الی اللہ کے فریضہ کی انجام دہی کے لئے خصوصی توجہ دلائی، رب العزت کی درگاہ عاجزانہ انداز میں بار بار کرنی چاہیئے۔ ہمارے بچے، بچیاں، چھوٹے اور بڑے سب اس دعا کو یاد کرلیں اور اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے یہ دعا کرتے رہیں:

ڈوبنے کو ہے یہ کشتی آ مرے اے ناخدا
آگیا اس قوم پر وقتِ خزاں اندر بہار

فضل کے ہاتھوں سے اب اس وقت کر میری مدد
کشتیٔ اسلام تا ہو جائے اس طوفاں سے پار

اے مرے پیارے فدا ہو تجھ پہ ہر ذرہ مرا
پھیر دے میری طرف اے ساربان جگ کی مہار

دیکھ سکتا ہی نہیں میں ضعفِ دینِ مصطفیٰ
مجھ کو کر اے میرے سلطاں کامیاب و کامگار

ان دلوں کو خود بدل دے اے مرے قادر خدا
تو تو رب العلمین ہے اور سب کا شہریار

اے خدا کمزور ہیں ہم اپنے ہاتھوں سے اٹھا
ناتواں ہم ہیں ہمارا خود اٹھا لے سارا بار

Please enter my subscription for the REVIEW OF RELIGIONS. I enclose $15.00.

Name..

Address..

....

.... Zip Code.................

REVIEW OF RELIGIONS

You will be glad to know that the **Review of Religions** is now being published in the U.S.A. also. This American edition was permitted to begin publishing from May 1984. The May issue is already out and the June isuue will be, *Insha Allah,* out in a couple of weeks.

The Promised Messiah himself initiated the publication of this periodical. According to *Al-Hakam,* Sept. 30, 1903, the Promised Messiah said:

"I draw the attention of our sincere members with great emphasis that they should support this periodical to the best of their abilities... If you help now, you will confirm your steadfastness and your lives will be lengthened and your affluence will be increased."

Hazrat Khalifatul Masih IV has also said that there must be more than ten thousand subscribers for this periodical.

Do your share and subscribe for the
REVIEW OF RELIGIONS
today. The yearly subscription price for this monthly magazine is only $15.00. Send your subscription with your name and complete address to our Washington Headquarters.

Don't Delay! Do it today!

عالمگیر غلبہ اسلام کے لیے عظیم روحانی پروگرام

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے صد سالہ احمدیہ جوبلی اور غلبۂ اسلام کے لئے ایک روحانی پروگرام تجویز فرمایا تھا جس کا خلاصہ یہ ہے:—

۱- ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے۔
۲- ہر روز دو رکعت نفل، نماز ظہر یا عشاء کے بعد ادا کئے جائیں
۳- کم از کم سات بار روزانہ سورۃ فاتحہ غور و تدبر کے ساتھ پڑھی جائے۔
۴- ہر روز ۳۳، ۳۳ بار درج ذیل دعاؤں کا ورد کیا جائے:—
(۱) اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَيْهِ
(۲) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ
۵- کم از کم گیارہ بار روزانہ یہ دعائیں پڑھی جائیں:—
(۱) رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○
(۲) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

ان کے علاوہ حضور نے اپنی زبان میں بھی کثرت دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی تا کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اس منصوبے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور ہم شاہراہ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

LOCAL JAMA'ATS' ELECTIONS

As directed by the Amir & Muballigh Incharge, USA, Maulana Sheikh Mubarak Ahmad, local Jamaat's election will be conducted before June 1984. Some primary rules are listed below for your information. I would request you to inform all your members accordingly in writing at least 15 days before the election date.

Election will be conducted by either the Regional Muballigh or an appointed representative of Headquarters who will chair the election session.

Please be informed that the result of election will be forwarded to Centre (Rabwah) for approval. Center may confirm the election or may nominate anyone else for the office. After Center's approval new office bearers will hold the respective offices.

Please inform all the members that the name of those members could be suggested for any office who are not behind in their chanda—will or montly contribution—for more than three months.

Only those members can vote who are not behind in their chanda according to the prescribed rate for more than six months.

It is the duty of the President to make necessary arrangements for compiling a complete financial statement of every member for year starting July 83 till May 84.

Every member should be informed that according to the record he is eligible for holding any office or for vote, if he pays his dues after he is informed before the election.

On the election day President will have to submit a complete list of all the members of the Jamaat to the Chairman specifying those who are eligible for holding the office and those who are eligible to vote.

If any member has any objection about himself or someone else, he has no right to argue. He can write his objection to be sent to the Headquarters and hand it over to the Chairman.

None can propose his own name for any office nor can withdraw his name if he is proposed by someone. If the proposed member, due to any reason, does not find himself capable of holding that office, he still cannot withdraw his name, he can only write the reason to the Headquarters. A member can suggest or vote only once for an office.

President of the Jamaat, General Secretary and Financial Secretary will be elected whereas other offices like Tableegh, Tarbiyyat, Tajneed, Jubilee Fund, National Mosque fund secretaries will be appointed by the new President with the approval of the Headquarters.

One third of total eligible members must be present at the election session. An eligible member can suggest a name for an office, another member should second the nomination and then the proposed name will be included in the election. If after suggestion no one supports the name, the name will be dropped.

There is no maximum or minimum limit of the names to be suggested for any office.

After the names for an office are proposed, the Chairman will read them out, and members will have the right to say a few words in favor of the name suggested but not against any one at all, for not more than two minutes.

After the election is completed, the Chairman will read out the names of all the proposed office holders names of those who suggsted, who supported and total votes of each proposed person.

This detailed report must be submitted to the Headquarters within two days after the election for onward transmission to the Center for approval.

Headquarters will inform all the approved office holders as soon as approval is received from the Centre - Rabwah.

If you have any question, please feel free to contact your Regional Muballigh or Headquarters at 2141 Leroy Place, NW, Washington D.C. 20008 (Phone 202/232-3737)

تارکِ نماز کو ایمان کی موت نصیب نہ ہوگی

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

• جس وقت کوئی شخص کسی نماز کو چھوڑتا ہے اسی وقت وہ احمدیت سے خارج ہو جاتا ہے۔ (الفضل ۷ جون ۱۹۴۲ء)

• جو شخص نماز چھوڑتا ہے میں اس کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کو کبھی ایمان کی موت نصیب نہ ہوگی۔ موت سے پہلے ضرور کوئی ایسا حادثہ اسے پیش آجائے گا جس کی وجہ سے وہ ایمان سے محروم ہو جائے گا اور اس طرح وہ بے ایمان ہو کر مرے گا۔ (الفضل ۲۸ دسمبر ۱۹۲۳ء)